70507 ـ كيا شديد سردى ميں جنابت سے تيمم كيا جا سكتا ہے ؟

سوال

كيا ميں شديد سردى كے ايام ميں جنابت سے تيمم كر كے نماز ادا كر سكتا ہوں، يہ علم ميں ركھيں كہ فورى طور پر طہارت كے امكانات متوفر نہيں جيسا كہ سردى ميں مجھے كمر كى تكليف بھى زيادہ ہوتى ہے اور اس كا اثر زيادہ ہوتا ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

جنبى شخص كے ليے نماز ادا كرنے سے قبل غسل كرنا واجب ہے؛ كيونكہ اللہ تعالى كا فرمان ہے:

اور اگر تم جنابت كى حالت ميں ہو تو پاكيزگى اور طہارت اختيار كرو.

اور اگر پانى كى غير موجودگى، يا پھر كسى عذر يعنى پانى استعمال كرنے ميں بيمارى كو ضرر ہو، يا پھر شديد سردى ميں پانى استعمال كرنے سے بيمارى ميں اور اضافہ ہونے كا خدشہ ہو، يا پانى گرم كرنے كے ليے كوئى چيز نہ ہو ـ كى بنا پر پانى استعمال كرنے سے عاجز ہو تو غسل كى جگہ تيمم كر سكتا ہے؛ كيونكہ فرمان بارى تعالى ہے:

اور اگر تم مريض ہو يا مسافر يا تم ميں سے كوئى ايك قضائے حاجت سے فارغ ہوا ہو، يا پھر تم نے بيوى سے جماع كيا ہو اور تمہيں پانى نہ ملے تو پاكيزہ اور طاہر مٹى سے تيمم كر لو .

اس آيت ميں دليل ہے كہ جو مريض شخص پانى استعمال نہ كرسكتا ہو يا پھر اسے غسل كرنے سے موت كا خدشہ ہو، يا مرض زيادہ ہونے كا، يا پھر مرض سے شفايابى ميں تاخير ہونے كا تو وہ تيمم كر لے.

اللہ سبحانہ وتعالى نے تيمم كى كيفيت بيان كرتے ہوئے فرمايا:

تو تم اپنے چہروں اور ہاتھوں كا اس مٹى سے مسح كرو .

اس تشريع كا حكم بيان كرتے ہوئے فرمايا:

اللہ تعالى تم پر كوئى تنگى نہيں كرنا چاہتا، ليكن تمہيں پاك كرنا چاہتا ہے، اور تم پر اپنى نعمتيں مكمل كرنا چاہتا ہے

تا کہ تم شکر ادا کرو المآئدۃ (6).

اور عمرو بن عاص رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ:

" غزوہ ذات سلاسل میں شدید سرد رات میں مجھے احتلام ہوگیا اس لیے مجھے یہ خدشہ پیدا ہوا کہ اگر میں نے غسل کیا تو ہلاک ہو جاؤں گا اس لیے میں نے تیمم کر کے اپنے ساتھیوں کو فجر کی نماز پڑھا دی، چنانچہ انہوں نے اس واقعہ کا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ذکر کیا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے:

" اے عمرو کیا آپ نے جنابت کی حالت میں ہی اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھائی تھی ؟

چنانچہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو غسل میں مانع چیز کا بتایا اور کہنے لگا کہ میں نے اللہ تعالی کا فرمان سنا ہے:

اور تم اپنی جانوں کو ہلاك نہ کرو، یقینا اللہ تعالی تم پر رحم کرنے والا ہے النساء (29).

چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسکرانے لگے اور کچھ بھی نہ فرمایا "

سنن ابو داود حدیث نمبر (334) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح ابو داود میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اس حدیث میں اس کا جواز پایا جاتا ہے کہ سردی وغیرہ کی بنا پر اگر پانی استعمال کرنے سے ہلاکت کا خدشہ ہو تو تمیم کیا جا سکتا ہے، اور اسی طرح تیمم کرنے والا شخص وضوء کرنے والوں کی امامت بھی کروا سکتا ہے.

دیکھیں: فتح الباری (1 / 454).

اور شیخ عبد العزیز بن باز رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اگر تو آپ گرم پانی حاصل کرسکیں، یا پھر پانی گرم کر سکتے ہوں یا پھر اپنے پڑوسیوں وغیرہ سے گرم پانی خرید سکتے ہوں تو آپ کے لیے ایسا کرنا واجب ہے؛ کیونکہ اللہ تعالی کا فرمان ہے:

اپنی استطاعت کے مطابق اللہ تعالی کا تقوی اختیار کرو .

اس لیے آپ اپنی استطاعت کے مطابق عمل کریں، یا تو پانی گرم کر لیں یا پھر کسی سے خرید لیں، یا پھر اس کے علاوہ کوئی اور طریقہ جس سے آپ پانی کے ساتھ شرعی وضوء کر سکیں.

لیکن اگر آپ ایسا کرنے سے عاجز ہوں، اور شدید سردی کا موسم ہو اور اس میں آپ کو خطرہ ہو، اور نہ ہی پانی گرم کرنے کی کوئی سبیل ہو اور نہ ہی اپنے ارد گرد سے گرم پانی خرید سکتے ہوں تو آپ معذور ہوں، بلکہ آپ کے لیے تیمم کرنا ہی کافی ہے؛ کیونکہ اللہ تعالی کا فرمان ہے:

اپنی استطاعت کے مطابق اللہ کا تقوی اختیار کرو .

اور ایك مقام پر فرمان باری تعالی ہے:

چنانچہ اگر تمہیں پانی نہ ملے تو تم پاکیزہ مٹی سے تیمم کرو اور اپنے چہروں اور ہاتھ پر مٹی سے مسح کرو .

اور پانی استعمال کرنے سے عاجز شخص کا حکم بھی پانی نہ ملنے والے شخص کا ہی ہے.

دیکھیں: مجموع فتاوی ابن باز (10 / 199 - 200).

آپ کو چاہیے کہ جتنے جسم کا آپ غسل کر سکتے ہیں اس کا غسل کر لیں، مثلا اگر آپ کے لیے کسی ضرر کا اندیشہ نہ ہو تو بازوں اور ٹانگیں وغیرہ جو کچھ دھو سکتے ہیں وہ دھو لیں، اور پھر تیمم کر لیں.

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ آپ جو جلد از جلد شفایاب کرے، اور آپ کی بیماری کو آپ کے گناہوں کا کفارہ اور درجات کی بلندی کا سبب بنائے.

واللہ اعلم .